

ضبط و تحریر: مولانا قاری محمد عمر علی حقانی

دعوات حق :

غیر مطبوعہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب بستر علالت پر ہسپتال میں معالج ڈاکٹروں سے خطاب

مولانا قاری محمد عمر علی صاحب دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فاضل حضرت شیخؒ کے چہیتے شاگرد و معتمد کو خادم خاص ہونے کی سعادت حاصل رہی حضرت کی دعاؤں سے مدرسہ تحسین القرآن اور اسکی درجنوں شاخوں کے ذریعہ حفظ و ناظرہ اور دینی علوم کی ترویج میں معروف سیکٹروں بچیاں اور بچے قرآن و سنت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں ہسپتال میں زیر علاج مرشد اور شیخ کی ایک مجلس کو قلمبند کیا جسے ہم تم کا شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

بروز سوموار گیارہ رجب ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء صبح نو بجے خیبر ہسپتال میں دانشور و قلمس ماہرین ڈاکٹروں کی خواہش و اصرار پر میرے حضرت جی شیخ الحدیث صاحبؒ یادگار سلف (مدظلہ) نے اپنے مخصوص نامحمانہ انداز میں حدیث پاک کا درس شروع فرما کر سامعین کے قلوب کو سیراب و شاداب کیا۔ قلب میں سوز گداز ایمان و ایقان میں پختگی اور بندہ خدا بننے کے لئے ان کے دیگر ارشادات و مواظبت حسنہ کا مجموعہ دعوات حق دو جلدوں میں موجود ہے جس کا ساتھ رکھنا ہر اصلاح پسند انسان کے لئے ضروری ہے جو کہ حضرت جی کے افکار عالیہ کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ قدر الشہادۃ قدر الشہود۔ (احقر عمر علی)

فرمایا: ان فی الجنة عروفا یروی ظاہرہا من باطنہا و باطنہا من ظاہرہا لمن الان الکلام و اطعم الطعام و صلی باللیل و الناس نيام (الحديث)

پیغمبر خدا و خیر انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمانے لگے کہ جنت میں ایسے حسین و جمیل کمرے ہیں جس کے دیواروں کے خشت سونے چاندی کے ہیں اتنے صاف شفاف دیواریں کہ اندر والے لوگوں کو باہر

والوں کو اور باہر والے اندر والوں کو نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے کو با سانی دیکھ سکتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے محبوب خدا! یہ حسین و جمیل کمرہ یہ بلند مرتفع غرفہ تو بڑے لوگوں کو بلند و بالا انبیاء شہداء کو ملے گا ان کے مراتب بھی بلند ان کے مقامات بھی بلند ہوں گے خصوصاً اللہ تعالیٰ نے فداہ امی والی نے فرمایا کہ یہ نعمت و عزت اور مرتبہ ہر اس شخص کو ملے گا جس میں یہ تین خصلتیں پائی جائیں خواہ امیر ہو یا غریب شاہ ہو یا گدا عربی ہو یا عجمی مجملہ ان مفتوں میں اول الحسن الان الکلام ہے یعنی جس کی نرم باتوں کی عادت ہو تو واضح و عاجزی سے باتیں کرتا ہو اچھے اخلاق سے پیش ہو کر لوگوں کو متاثر اور خوش کرتا ہو۔

ہارون الرشید جو اپنے وقت کا بادشاہ تھا اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت طریقہ رسول علیہ السلام کی متابعت دین و اسلام سے محبت اس کا شیوہ جمیل تھا خدمت کے لئے اس کی ایک باندی تھی جس سے ایک دن شمشے کا گلاس ٹوٹ گیا بادشاہ غیظ و غضب کی آنکھوں سے دیکھنے لگا سب دیشم اور دمکد کا ارادہ تھا باندی ہوشیار تھی اور کلام الہی سے واقف تھی جلدی سے کہنے لگی والکاظمین الغیظ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ متقین کی صفت یہ ہے کہ غصہ پی لیں ختم کریں بادشاہ بھی خداترس تھا کہنے لگا! میں نے خدا کیلئے غصہ ختم کیا۔ باندی کہنے لگی کتا گے فرمان ہے والعالمین عن الناس لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں بادشاہ نے کہا! کہ میں نے خالص اللہ کی رضا کے لئے تجھے معاف کیا۔ آگے چل کر باندی نے کہا واللہ یحب المحسنین۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے میں نے تجھے آزاد کیا یہ ہے شان والے نبی علیہ السلام کے فرمان الان الکلام کا شرہ اور مٹھنا نتیجہ اسی طرح اگر کوئی حاکم اپنے محکوم سے یا ڈاکٹر مریض سے اتنا کہہ دے کہ اب تو الحمد للہ رو بصحت ہے تو مریض کی حوصلہ افزائی ہوگی دل خوش ہوگا اور خداوند تعالیٰ کی رضامندی اور الان الکلام پر عمل نصیب ہوگا۔

دوسری نیک صفت اور اچھی خصلت و اطعم الطعام یعنی جنت میں جو خوبصورت مزین کمرہ ہے جس کے اینٹ سونے چاندی کی ہیں اور نہایت زیب و زینت سے آراستہ و پیراستہ ہے دنیا میں کوئی مکان بنائے تو اس کے لئے دوڑ دھوپ تکلیفیں جمیلیتا ہے سینٹ پانی خشت وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے بڑے محنت و کاوش کے بعد مکان تیار ہوتا ہے مگر جنت کا وہ حسین کمرہ جس کے مقابلے کے لئے دنیا کے مکانات بنگلے وغیرہ ہچ ہیں جو انبیاء شہداء اولیاء کے لئے مخصوص نہیں بلکہ عام آدمی کو باسانی مل سکتی ہے بشرطیکہ اس میں نہ دوسری صفت پائی جائے (و اطعم الطعام) دوسروں کو کھانا کھلاتا قید نہیں کہ کم ہو یا زیادہ گندم ہو یا جو پلاؤ ہو یا مرغی پیٹ بھر کر ہو یا کم بلکہ مطلق یہ نیک صفت موجود ہو دوسروں کو کھانا مہمان نوازی و ضیافت کرنا۔

خلفاء راشدین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں جب بیت المال کا خزانہ بھر جاتا تو جلدی حکم

کرتے کہ اس کو حاجت مند فقراء میں تقسیم کرو اتنے سخاوت اور جود کے باوجود جب خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ مجھ کو اگر جنت ملے گی تو جو کے ٹکڑے پر۔ حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کو روزہ تھا شام کا وقت ہوا تو افطاری کے لئے ہو کی روٹی موجود تھی افطاری کا انتظار تھا اسی اثناء میں دروازہ پر ایک فقیر آیا آواز دی کہ فقیر ہوں اللہ کے نام پر کچھ امداد کرو۔ فقیر کی آواز سنتے ہی وہ ہو کی روٹی اس کو دے دی رات نہار منہ گزار کر دوسرے دن پھر روزہ رکھا افطاری کے وقت پھر ایک ہو کی روٹی لئے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک یتیم نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ یتیم ہوں خدا کے نام پر امداد کرو پھر وہ ہو کی روٹی اس کو دے دی۔ دوسری رات پھر بھوک کے حالت میں گزاری تیسرے دن پھر روزہ رکھا شام کا وقت ہوا افطاری کے لئے ایک ہو کی روٹی موجود تھی تو ایک قیدی آیا آواز لگائی کہ قیدی ہوں امداد کرو تیسرے دن بھی اپنی بھوک اور حاجت کے باوجود وہ روٹی قیدی کو دے دی۔ خالی بیٹھ گئے جو تھا وہ اللہ کے نام پر قربان کیا تیسرا دن ہے روزے بھی رکھے کھانے کا انتظام بھی نہیں و اطعم الطعام۔ دوسروں کو کھلانے پر عمل کر رہے تھے اس وقت شہنشاہ دو جہان فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت فاطمہؑ نے گزشتہ قصہ سنایا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس صدقہ و قربانی کو قبول کیا رحمت رب جوش میں آئی حضرت جبرائیل امین یہاں آیت لکھ کر آئے۔
وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حَيْثُ مَسْكِنَتِهِمْ وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (سورہ دھر)

باوجود اپنے سخت بھوک اور رغبت کے قربانی دی حدیث پر عمل کیا۔ تو رب تعالیٰ کی رحمت وسعہ اور مغفرت کاملہ کے مستحق ٹھہرے۔ رضی اللہ عنہم و رضوانہ۔

تیسری صفت: جنت کے خوبصورت مزین و منقش کمرہ کے ملنے کے لئے تیسری چیز و صلی باللیل والناس نيام ہے انسان پر تو خالق حقیقی کا حق بہت زیادہ ہے رات دن اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو تو پھر بھی خداوند قدوس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

لیکن اس کی رحمت و عنایت اتنی فراخ اور وسیع ہے کہ تین باتوں پر عمل کرنے سے ایک خاص عنایت سے نوازتے ہیں نرم کلام دوسروں کو کھلانا رات کو نماز پڑھنا اس حالت میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں یہ بندہ خدا کھڑا ہو کر اللہ پاک کے حضور میں روئے چپے گزرائے عاجزی و لجاجت اور تواضع سے مانگے جس طرح دنیا کے بادشاہ سے وزیر کی ملاقات ہو جائے تو عاجزی و چالپوسی کرتا ہے اسی طرح رات کو اپنے نفس سے مقابلہ کرے بیٹھے خواب سے جاگے نماز پڑھے خواہ دور رکعت کیوں نہ ہوں تو اس وقت اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو میرا بندہ میری ہی رضا مندی کے لئے گزرا تا ہے مجھ پر بھروسہ اور مجھے اپنی دلچسپی سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اس کے

لئے ہے۔ وہ بالاسحار ہم يستغفرون اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں دیتا، مگر امتحان ہے کہ میرا بندہ میرے انعامات کے باوجود ایمان لاتا ہے یا نہیں شکر ادا کرتا ہے یا نہیں، ما یفعل اللہ بعد اہکم ان شکرتکم وامنتم۔

ایک بزرگ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت، ذکر واذکار، تلاوت قرآن مجید میں مصروف و منہمک رہتا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ حکم دیا کہ میرے دربار میرے حضور سے نکل جاؤ، تیری کوئی عبادت قبول نہیں، جس کے پاس جاتا ہے چلا جا۔ لیکن وہ بزرگ عبادت سے نہیں رکا۔ ذکر واذکار میں بدستور مصروف تھا، مریدوں نے کہا کہ حضرت اب تیری کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی، کیوں اتنی تکلیف کرتا ہے عاجزی واکساری کرتا ہے، بزرگ ان سے فرمانے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میرا کوئی اور فریاد سننے والا ہے؟ اس کے غصہ ہونے سوا کوئی اور غصہ درگزر والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں تیرا امتحان لے رہا تھا، تو مکمل کامیاب ہوا۔ جا میں نے تجھے معاف کیا اور بخش دیا۔

حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ خواب:

حضرت ابن عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے اپنے خواب نبی علیہ السلام کے سامنے بیان کرتے ہیں، اور تعبیرات پوچھتے ہیں، خیال ہوا کہ آئندہ میں بھی جو خواب دیکھوں گا تو نبی علیہ السلام کے سامنے بیان کروں گا۔ رات کو خواب دیکھا کہ جنت میں خوبصورت پرندوں کی طرح کبھی ایک طرف کبھی دوسری طرف دوڑتا ہوں خوشیاں منارہا ہوں، ایک فرشتہ آیا میرا ہاتھ پکڑ کر ایک کنوئیں کی طرف لے گیا مجھے خطرہ ہوا گھبرا گیا کہ شاید کنوئیں میں پھینکتے ہیں، فرشتے نے تسلی دی کہ گھبراؤ مت۔ دھکیلتے نہیں، صبح جب بیدار ہوا تو اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنے خواب کا واقعہ سنایا اس غرض سے کہ آپ نبی علیہ السلام سے اس کی تعبیر پوچھ دیں، حضرت حفصہؓ نے حضور علیہ السلام کے سامنے بھائی کا خواب بیان کیا۔ حضور علیہ السلام فرمانے لگے کہ خواب بہت اچھا اور بہتر ہے اگر تیرے بھائی رات کو دو رکعت نماز تہجد پڑھتے تو یہ کنواں جہنم کا بھی نہ دیکھتے۔ حضرت ابن عمرؓ نے جب تعبیر سنی تو فرمایا کہ آئندہ نماز تہجد ضرور پڑھوں گا۔ سستی نہیں کروں گا۔ یہ ہیں رات کی نماز کے برکات اور فضائل و انعامات.....

رحمت حق بہانہ سے جوید پچانہ سے جوئید (یعنی اللہ کی رحمت قیمت نہیں بہانہ مانگتی ہے)

حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ اللہ ہم سب کو اس تینوں صفتوں کے شرف سے نواز کر اپنے رحمت و خوشنودی سے نواز

دے۔ امین

سفر حج اور عمر میں پشاور کے مقدس حالات کی وجہ سے رسالہ کی اشاعت میں تاخیر ہوئی۔ جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے